بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دو جہاں کی نعمتیں

تصنیف

فقیہِ عصر حضرت قبلہ

مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

tablighulislam

تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

PyaareNabiKiBaatain

الحمد للہ الواحدالعظیم الغفار والصلوٰۃ والسلام علی عبدہ وحبیبہ المختار وعلی آلہ واصحابہ الی یوم القرار .امابعد!

وما نقموا الّاان اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہٖ .﴿التوبہ:۷۴﴾

اور انہیں کیا برا لگا؟ یہی ناں، کہ اللہ اور اُس کے رسول نے اپنے فضل سے انہیں غنی کر دیا۔

حضور رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب اکرم، نائب اعظم اور خلیفہ اکبر ہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے فضل عمیم سے آپ کو دونوں جہانوں کا مالک ومختار بنا دیا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جب بھی کوئی دینی یا دنیاوی مسئلہ درپیش آتا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے حل کرا لیتے۔ اُن کے نزدیک قولِ رسول ﷺ وحی خدا کے مترادف تھا اور وہ آپ ﷺ کے فیصلے کو فیصلہء خداوندی شمار کرتے تھے۔ انہیں اپنے آقا و مولا ﷺ کے تصرّف اور اختیارات پر ایسا یقین تھا کہ جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اُن کا عقیدہ تو یہ تھا کہ

مانگیں گے، مانگے جائیں گے، منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ ''لا'' ہے نہ حاجت ''اگر'' کی ہے

اُن کا نعرہ تو یہ تھا کہ:

اصالت کل ، امامت کل، سیادت کل ، امارت کل

حکومت کل، ولایت کل، خدا کے یہاں، تمہارے لئے

مگر اس کے برعکس آجکل کچھ لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ

''جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں''

''رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا'' ﴿تقویۃ الایمان﴾

زیر نظر کتاب ''دو جہاں کی نعمتیں'' جہاں شمع رسالت کے پروانوں کے لئے جلا و ضیاء کا باعث ہے وہاں منکروں کے لئے تنبیہ بھی ہے کہ وہ اپنے طرز عمل پر غور کریں کہ کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان کے طریقے کے خلاف چل کر اور اُن کے عقیدے کے خلاف نظریات اپنا کر وہ جنت حاصل کر سکیں گے؟ ہر گز نہیں

اللہ رب العزت بہترین جزاء عطا فرمائے سیدی وسندی قبلہ حضرت صاحب دام فیوضھم کو جنہوں نے اپنی اس تالیف کے ذریعے اندھیروں میں بھٹکے ہوئے لوگوں کو روشنی کا سامان فراہم کیا۔اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو سکے حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کے اس پیغام کو پوری دنیا میں عام کریں۔ہو سکتا ہے کہ کسی بھولے بھٹکے کو راہ ہدایت مل جائے۔اور وہ جنت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے .

وعند الله التوفيق وهو حسبنا ونعم الوكيل

گر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہر چہ خواہی تمنا کن

محمد بلال قادری نقشبندی عفی عنہ

اپیل

میری ان خطباء اور واعظین حضرات کی خدمت میں اپیل ہے جو کہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین سید الانبیاء والمرسلین فخر آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت و محبت رکھتے ہیں وہ اس مضمون کو جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اپنے مواعظ و خطابات میں وضاحت کے ساتھ بیان کریں تا کہ احباب اس غلط پروپیگنڈے سے بچ جائیں کہ اللہ ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے اللہ کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشا نہیں کوئی غوث نہیں کوئی داتا نہیں کوئی غریب نواز نہیں وغیرہ وغیرہ۔ اور یہ جملہ کہ اللہ ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے یہ حق ہے سچ ہے لاریب ہے مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی محبوب کو کسی پیارے کو کسی نبی یا کسی ولی کو اپنے اذن اور اپنی عطا سے حاجت روا اور مشکل کشا نہیں بنا سکتا۔ یہ تو یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو حاجت روا اور مشکل کشا نہیں بنا سکتا۔

قرآن مجید میں ہے وقالت الیھود ید اللہ مغلولۃ ۔ یہودیوں
نے کہا کہ اللہ کے ہاتھ بند ہیں وہ کسی کو کچھ نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ
نے قرآن مجید میں اس عقیدہ کے رد میں فرمایا غلت ایدیھم ولعنوا
بما قالوا بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشآء ۔
یعنی ایسا کہنے والوں کے ہاتھ تنگ بند ہو جائیں اور ان پر اس
کہنے کی وجہ سے لعنت ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں دست کرم کھلے ہیں
جیسے چاہے جس کو چاہے جو کچھ چاہے عطا کرے۔
نیز قرآن مجید میں ہے: قل اللھم مالک الملک
توتی الملک من تشآء وتنزع الملک ممن تشآء وتعز
من تشآء وتذل من تشآء بیدک الخیر انک علے کل
شئی قدیر ۔
یعنی اے محبوب آپ اپنے رب تعالیٰ سے یوں عرض کریں۔ اے
اللہ تو ہی ملکوں کا مالک ہے تو جسے چاہے ملک عطا کر دے اور جس
سے چاہے ملک لے لے اور تو جسے چاہے عزت عطا کرے (کسی کو

قطب ، کسی کو ابدال، کسی کو غوث کسی کو داتا، کسی کو گنج بخش ، کسی کو غریب نواز بنا دے) اور جس کو تو چاہے ذلت دے تیرے ہی دست کرم میں خیر ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔ لہٰذا خواہ وہ کسی کو غوث، کسی کو قطب ابدال، کسی کو حاجت روا، مشکل کشا کسی کو داتا، کسی کو گنج بخش کسی کو گنج شکر، کسی کو غریب نواز بنا دے یہ اس کی عطا ہے۔

اور اسی کی تائید میں وہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ نفلی عبادت کر کر کے میرا قرب چاہتا ہے اور جب وہ میرا مقرب بن جاتا ہے تو میں اس کی آنکھ بن جاتا ہوں وہ میری قدرت سے دیکھتا ہے میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ میری قدرت سے سنتا ہے میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ میری قدرت کے ساتھ پکڑتا ہے میں اس کے پاؤں بن جاتا ہوں وہ میری قدرت کے ساتھ چلتا ہے۔ اگر وہ مقرب بندہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں

اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے حضرت امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کی قدرت بندے کی آنکھ

میں آتی ہے تو وہ بندہ نزدیک سے بھی دیکھ لیتا ہے اور دور سے بھی دیکھ لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی قدرت بندے کے کان میں آتی ہے تو وہ قریب سے بھی سن لیتا ہے اور دور سے بھی سن لیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی قدرت بندے کے ہاتھ میں آجاتی ہے تو وہ نرمیوں اور سختیوں نیز دور اور نزدیک سے بھی تصرف کر لیتا ہے۔

جیسے کہ سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی غوث اعظم جیلانی حسنی حسینی سرکار قدس سرہ نے شیخ فضل اللہ تاجر کے لولے لنگڑے اپاہج بیٹے کو فرمایا قم باذن اللہ تو اسی وقت اٹھ کر دوڑنے کودنے لگ گیا۔

نیز خواجہ خواجگان خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہ کے پیرومرشد خواجہ عثمان ہاورنی قدس سرہ نے تیس سال سے گم شدہ لڑکا ایک منٹ میں اس کے گھر پہنچا دیا۔

نیز شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ نے لکھنو کا گم شدہ لڑکا کلکتہ سے ایک منٹ میں شرقپور شریف بلا لیا۔

پھر اللہ تعالیٰ کے ولی خواجہ شربنی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں

زیارت کے لئے آنے والے غلام کو جب اس کے مالک نے قسم کھائی کہ جب تک خواجہ شربنی آکر نہیں چھڑائینگے میں تجھے مارتا رہوں گا یہ کہہ کر لاٹھی اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت خواجہ شربنی موجود ہیں اور ہنس کر فرمایا تیری شرط پوری ہوگئی لہذا اسے چھوڑ دے اس نے اسی وقت لاٹھی رکھ دی۔

نیز حضرت وڈے میاں صاحب باغبانپوری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے نماز میں دائیں طرف سلام پھیر کر دائیں طرف کے سب نمازیوں کو حافظ قرآن بنادیا اور بائیں طرف سلام پھیر کر سب کو ناظرہ خواں کردیا۔

نیز امام الاولیاء سید علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری نے لاہور کے علماء کو لاہور سے ہی خانہ کعبہ دکھا دیا۔

نیز حضور داتا گنج بخش قدس سرہٗ نے ہندی جوگی کا تعاقب کر کے مسلمان بنا دیا۔ جس سے ہندوستان کے ہزاروں ہندو مسلمان ہوگئے علیٰ ھذا القیاس

پڑھ کر دیکھیں۔ عطاء حق، خلیفۃ اللہ، ولایت، روض الریاحین، انوار المحسنین، جامع کرامات الاولیاء۔

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

تنبیہ

قابل غور مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرمائے:

وما ارسلنک الا رحمة للعالمین. یعنی اے محبوب ہم نے آپ کو سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ لہٰذا اگر وہ کسی کی حاجت روائی اور مشکل کشائی نہ کر سکیں تو رحمت کا کیا مطلب۔ یہ تو یوں ہوا جیسے کہ کوئی شخص لکڑی یا پلاسٹک کا شیر بنا کر چوراہے میں رکھ کر اس پر لکھ دے ''شیر بہادر'' تو (نقل کفر کفر نباشد) کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو پلاسٹک کا رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے کہ نہ وہ کسی کے کام آسکیں، نہ کسی کی مشکل حل کر سکیں۔

لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم .

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حبیب کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے کہ انکو عالمین کے ہر ہر فرد کے لئے کیا جن، کیا انسان، کیا فرشتے، کیا حیوانات، کیا جمادات، کیا معدنیات سب جہانوں کے ذرے ذرے کے لئے باذن اللہ رحم کرنے والے حاجت روائی اور مشکل کشائی کرنے والے بنا کر بھیجا ہے ۔ کیونکہ رحمۃ کا معنی راحم بھی ہے۔(حواشی جلالین)

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ہدایت عطا کرے کہ وہ اس معنی کو سمجھیں اور اگر مگر کے چکر چلانا چھوڑ دیں اور سوچیں کہ اگر رحمۃ للعالمین نے کسی پر رحم نہیں کرنا، کسی کی حاجت روائی نہیں کرنی تو لفظ رحمت بے معنی ہو جائے گا۔

اسی لئے صحابہ کرام سب کے سب اپنی ہر مشکل اور ہر پریشانی میں اسی ذات ستودہ صفات صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر حاضری دیتے اور اپنی حاجتیں اور مشکلیں حل کراتے جن کو اللہ رب العالمین جل جلالہٗ نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پھر قابل غور بات ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جب کسی حاجت روائی مشکل کشائی کے لئے رحمت کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ایک دوسرے سے یوں نہ کہتے کہ کچھ لوگ آئیں گے اور وہ کہیں گے کہ حاجت روا مشکل کشا تو اللہ ہی ہے۔لہٰذا اے صحابہ تم مسجد میں جا کر سر سجدے میں رکھ کر اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی اور مشکل کشائی کرالو۔اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے حبیب جب ان کے پاس صحابہ کرام اپنی اپنی حاجتیں مشکلیں لے کر آتے تو یوں فرماتے کہ میرے صحابہ تم مسجد میں جا کر سر سجدے میں رکھ کر اسی ذات سے عرض کرو (جو کہ اللہ ہی مشکل کشا ہے) یا اللہ ہماری مشکلیں دور کر۔ بلکہ سب کی مشکلیں اسی دربار گوہر بار سے حل ہوتیں جس ذات والا صفات کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے احادیث مبارکہ پڑھ کر دیکھیں اور اپنا ایمان مضبوط کریں۔والسلام دعاؤں کا محتاج

ابوسعید محمد امین غفرلہٗ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والصلاۃ والسلام علے حبیبہ سید العالمین وعلے

الہ واصحابہ اجمعین.

اما بعد! مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ شب برأت کے موقع پر میرے لخت جگر قاری محمد مسعود احمد حسان سلمہ الرحمان درود شریف والی جامع مسجد میں بیان کررہے تھے۔ انہوں نے دوران خطاب مندرجہ ذیل شعر مبارک پڑھا:

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

یہ شعر سن کر دل مچلنے لگا کہ کاش میری آواز کھل جائے اور میں اس مبارک شعر کو دلائل سے مزین کروں۔ لیکن مجبور تھا کیونکہ بائی پاس یعنی دل کا آپریشن کرایا ہوا ہے جس کی وجہ سے آواز بند ہے آخر کار مایوسی کی حالت میں یہ طے کیا کہ قلم کا سہارا لیا جائے کیونکہ القلم احد اللسانین. یعنی قلم بھی ایک زبان ہے جس کے ذریعہ مافی الضمیر کا

اظہار کیا جا سکتا ہے۔ اقول وباللہ التوفیق۔

لاریب ہمیں اس حبیب یکتا صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک خالی نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں دونوں جہاں کی نعمتیں ان کے دست کرم میں ہیں۔ چند احادیث مبارکہ سنئے اور ایمان محفوظ اور مضبوط کیجئے۔

حدیث پاک ۱

چھوٹی سی بکری کے دودھ سے گاگریں بھر گئیں

سیدنا حرام بن حراش اپنے والد ماجد سے راوی ہیں کہ جب ہجرت کے دن سید دو عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا صدیق اکبر اور عامر بن فہیرہ اور عبداللہ لیثی کی معیت میں مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے آگے ایک خیمہ ام معبد کا آیا اور دیکھا کہ ام معبد خیمہ میں بیٹھی ہیں پوچھا مائی صاحبہ کیا آپ کے پاس گوشت یا کھجوریں ہیں تاکہ ہم خرید لیں ام معبد نے عرض کیا ہمارے ہاں کوئی چیز کھانے پینے کی نہیں ہے تو اچانک رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر پڑی کہ ایک چھوٹی

سی کمزور سی بکری بیٹھی ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا مائی صاحبہ کیا یہ بکری دودھ دیتی ہے اس نے عرض کیا نہیں۔ حبیب خدا ﷺ نے فرمایا مائی صاحبہ کیا اجازت ہے کہ ہم اس کا دودھ دوھ لیں وہ بولی آپ پر میرے ماں باپ قربان اگر یہ دودھ دے تو دوھ لیں یہ سن کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ شریف پڑھ کر اس بکری کے پستانوں پر دست مبارک پھیرا تو اسے دودھ اُتر آیا فرمایا ایک بڑا سارا برتن لاؤ جس سے پورا قبیلہ سیر ہو کر دودھ پی لے دودھ دوہا تو وہ گاگر کناروں تک بھر گئی اس دودھ میں سے ام معبد کو پلایا پھر ساتھیوں کو پلایا پھر خود نوش فرمایا پھر دوبارہ دودھ دوہا اور وہ برتن (گاگر) بھر گیا پھر سرکار حبیب خدا ﷺ آگے تشریف لے گئے۔

﴿شرح السنۃ، مشکوٰۃ شریف﴾

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

کیوں نہ ہو جب کہ خود رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کا ارشاد گرامی ہے **اعطیت خزائن الا رض** ۔ ﴿صحیح بخاری﴾

اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا بھر کے خزانے عطا کر دیئے ہیں۔

﴿نوٹ﴾ حضرت ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے شواہد النبوۃ میں فرمایا کہ اس بکری میں ایسی برکت ہوئی کہ وہ خلافت فاروقی تک دودھ دیتی رہی۔

والحمد لله رب العالمين .

حدیث پاک ۲

دو کا کھانا ایک سو اسی (۱۸۰) مردوں کو کفایت کر گیا

جب سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جلوہ افروز ہوئے اور پھر کرتے کرتے سیدنا ابو ایوب انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف فرما ہوئے انہوں نے صرف ﴿حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ﴾ کے لئے کھانا پکایا اور حاضر کیا تو اس رحمت والی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ایوب کو فرمایا انصار کے سرکردہ تیس ﴿۳۰﴾ آدمی بلا لاؤ وہ آئے اور کھانا کھایا پھر فرمایا ساٹھ آدمیوں کو بلاؤ وہ بھی کھا کر چلے گئے

اور پھر فرمایا اب نوے آدمیوں کو بلاؤ نوے آدمی آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے ایک سو اسّی آدمی کھانا کھا کر گئے لیکن کھانا اتنے کا اتنا ہی تھا۔

﴿بہجۃ المحافل﴾ دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۳

ان گنت لوگوں کے قرضے ادا کر دیئے لیکن ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی

سیدنا جابر صحابی رضی اللہ عنہ کے والد ماجد جنگ میں شہید ہو گئے اور ان کے سر پر بہت سارے لوگوں کا قرضہ تھا۔ نیز ان کا ایک کھجوروں کا باغ تھا جب کھجوریں پک گئیں اور اُتار لی گئیں تو حضرت جابر نے دیکھا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں ہیں میرا شوق تھا کہ بیشک ساری کھجوریں قرضہ میں چلی جائیں خواہ میرے لئے ایک کھجور بھی نہ بچے میں محنت مزدوری کر کے ہمشیر گان کا پیٹ پال لوں گا لیکن قرضہ بہت زیادہ تھا میں بڑا غمگین ہوا پریشانی میں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کروں

قرضہ والوں سے بات کی کہ ساری کھجوریں لے لو اور قرضہ معاف کردو مگر وہ نہ مانے۔ اسی پریشانی کے عالم میں میں اس ذات والا صفات کی خدمت میں حاضر ہو گیا جس کو اللہ تعالیٰ نے سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے عرض کرنے پر فرمایا اے جابر تو جا کر اپنی کھجوروں کی تین ڈھیریاں بنا دے اعلےٰ الگ، درمیانی الگ، ردّی الگ پھر مجھے بتانا اور پھر جب میں تین ڈھیریاں بنا کر حاضر ہوا تو سرکار رحمت کائنات ﷺ میرے ساتھ ہو لئے اور جا کر جو اعلیٰ قسم کی کھجوروں کی ڈھیری تھی اس پر جلوہ فرما ہو گئے اور فرمایا اے جابر جن جن کا قرضہ ہے سب کو بلا لاؤ وہ سب آ گئے تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا اپنا قرضہ لیتے جاؤ۔ سب نے اپنا پورا پورا قرضہ وصول کر لیا تو سیدنا جابر صحابی فرماتے ہیں: **فسلم الله البيا در كلها وحتى انظر الى البيدر الذى كان عليه النبى ﷺ كانها لم تنقص تمرة واحدة.**

﴿صحیح بخاری ۲، مشکوٰۃ شریف﴾

یعنی اللہ تعالیٰ نے سارے ڈھیروں کو سلامت رکھا حتیٰ کہ میں

دیکھنے لگ گیا کہ جس ڈھیر پر رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر تھے اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اللھم صل وسلم وبارک علے الحبیب الذی بعثتہ رحمۃ للعالمین وعلے الہ واصحابہ اجمعین .

حدیث پاک ۴

پانی کے چشمے کا نام بدلنے سے چشمہ کی حقیقت ہی بدل گئی

حبیب خدا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ قرد کے لئے لشکر لے کر تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک چشمہ آیا جس کا پانی نہایت کڑوا تھا وہاں کے لوگوں سے پوچھا کہ اس چشمہ کا نام کیا ہے عرض کیا گیا اس کا نام بیسان ہے یہ سن کر اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا نہیں اس کا نام نعمان ہے تو صرف نام بدلنے سے اس چشمہ کی

حقیقت ہی بدل گئی کہ وہ چشمہ ہمیشہ کے لئے میٹھا ہو گیا۔

﴿شفاء شریف، حجۃ اللہ علی العالمین﴾

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۵

کونین ادھر ہو جاتی ہے جس طرف اشارے ہوتے ہیں

سیدنا بلال صحابی رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان کہی اور چونکہ سردی بہت زیادہ تھی نمازی مسجد میں نہ آسکے۔ سرکار رحمۃ للعالمین تشریف لائے اور دیکھ کر حضرت بلال سے پوچھا نمازی کیوں نہیں آئے، حضرت بلال نے عرض کیا حضور سردی بہت زیادہ ہے اس لئے نمازی نہیں آسکے۔ یہ سن کر سرکار ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دعاء نکلی: اذھب اللھم عنھم البرد ۔ یا اللہ نمازیوں سے سردی دور کردے۔ سیدنا بلال فرماتے ہیں: ولقد رایتھم یتروحون فی

السبحة ۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ نمازی مسجد میں آرہے ہیں اور پنکھے کر رہے ہیں۔

﴿دلائل النبوۃ، حجۃ اللہ علے العالمین، الخصائص الکبریٰ﴾

محبوب خدا کی رحمت کے ہر سمت نظارے ہوتے ہیں
کونین ادھر ہو جاتی ہے جس طرف اشارے ہوتے ہیں

حدیث پاک ٦

مانگی تھی ایک چیز مل گئیں دو

سردی کا موسم تھا سخت سردی پڑ رہی تھی۔ حیدر کرار باب مدینہ علم شیر خدا رضی اللہ عنہ دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض گذار ہوئے یارسول اللہ سردی بہت زیادہ لگ رہی ہے یہ سن کر اس رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے یہ دعا نکلی اللھم اکفہ الحر والبرد۔ یااللہ پیارے علی سے سردی اور گرمی دور کر دے سردی گرمی ختم ہو گئی۔ سبحان اللہ مانگی تھی ایک چیز مل گئیں

دو چیزیں۔ ﴿مجمع الزوائد، الخصائص الکبریٰ، دلائل النبوۃ﴾

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۷

تھوڑا سا کھانا ستر اسی کھا گئے پھر بھی بچ گیا

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرے سوتیلے والد حضرت ابو طلحہ گھر آئے اور میری والدہ ام سلیم سے پوچھا کچھ کھانے کو ہے کیونکہ میں محسوس کر رہا ہوں کہ سرکار کو بھوک لگی ہوئی ہے تو میری والدہ ام سلیم نے کہا کچھ جو کی روٹیاں ہیں وہ روٹیاں نکالیں اور دوپٹے میں لپیٹ کر میری بغل میں دبا کر باقی حصہ دوپٹے کا میری گردن کے گرد لپیٹ دیا ﴿تا کہ روٹیاں راستے میں گر نہ جائیں کیونکہ میں بچہ تھا﴾ اور مجھے فرمایا مسجد میں لے جاؤ اور سرکار نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرو میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ کافی صحابہ کرام بھی موجود ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا مجھے دیکھ کر فرمایا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے

عرض کیا جی ہاں حضور نے پھر فرمایا تجھے کھانا دے کر بھیجا ہے میں نے عرض کیا جی حضور تو سرکار نے صحابہ کرام سے فرمایا چلو ابوطلحہ کے گھر چلیں یہ سن کر میں جلدی جلدی گھر آیا اور حضرت ابوطلحہ سے ماجرا عرض کر دیا وہ گھبرا گئے اور جلدی سے میری والدہ کے ہاں آ کر کہا کیا بنے گا میری والدہ نے بڑے اطمینان سے کہا **اللہ ورسولہ اعلم** یعنی ہمیں کیا فکر جو لا رہے ہیں انتظام بھی وہی کریں گے یہ سن کر ابوطلحہ خوش ہو گئے اور آنے والوں کا استقبال کیا اور جب حبیب خدا سید انبیاء ﷺ نے گھر میں قدم مبارک رکھا تو فرمایا اے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ لاؤ تو میری والدہ ماجدہ نے وہی جو کی روٹیاں حاضر کیں سرکار نے فرمایا ان کو بھور دو پھر اس میں گھی والا ڈبہ نچوڑا اور وہ مالیدہ بن گیا پھر اس پر سرکار ﷺ نے کچھ پڑھا اور فرمایا اے ابوطلحہ دس آدمیوں کو بلاؤ وہ آ کر کھائیں وہ کھا چکے تو فرمایا دس اور کو بلاؤ یوں کرتے کرتے ستر اسّی مردوں نے کھانا سیر ہو کر کھایا اور میں ﴿جھک کر دیکھتا تھا کہ کھانا کدھر سے آتا ہے﴾ بعد میں خود شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور گھر والوں نے کھایا اور کھانا تبرک

چھوڑ کر چلے گئے۔ ﴿دارمی، صحیح مسلم، صحیح بخاری، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف﴾

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۸

جب سارے جہانوں کی رحمت ہمارے پاس ہے تو اونٹ کیوں ذبح کریں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ تبوک کی جنگ بڑی ہی کٹھن تھی حتیٰ کہ راستہ میں توشہ دان خالی ہو گئے بھوک کی شدت تھی صحابہ کرام نے آپس میں مشورہ کیا کہ اجازت لے کر اونٹ ذبح کر کے کھا لیں اجازت ہو گئی تو وہ چھریاں نکال کر تیز کرنے لگے اتنے میں حضرت عمر کی نظر پڑی وہ دوڑے اور پوچھا کیا کر رہے ہو ساتھیوں نے کہا کوئی چیز کھانے کی نہیں ہے تو کیا کریں اونٹ ذبح کر کے پکا کر کھا لیتے ہیں فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ پھر فاروق اعظم دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے یارسول اللہ آپ حکم فرمائیں کہ جو کچھ کسی کے پاس ہے وہ لائے

اور حضور آپ دعاء فرما دیں بس اونٹ ذبح کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی یہ سن کر فرمایا چلو یوں ہی سہی۔ حضرت عمر نے اعلان کرادیا جو کسی کے پاس کھانے پینے کی چیز ہے لاؤ تو دیکھا کہ کوئی مٹھی بھر کھجوریں لا رہا ہے کوئی روٹی کا ٹکڑا پکڑے آرہا ہے پھر جو کچھ دستر خوان پر جمع ہوا رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء فرمائی پھر حکم دیا کہ پہلے اپنے اپنے توشہ دان بھر لو سب نے توشہ دان بھر لئے پھر فرمایا اب کھاؤ پورے لشکر نے سیر ہو کر کھالیا تو کھانا پھر بھی بچ گیا۔ ﴿ترمذی شریف، مستدرک شریف، مشکوٰۃ شریف﴾

نیز اس حدیث پاک کو حاکم اور ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے۔

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۹

ایک پیالہ پانی کا پندرہ سو نے پیا اونٹوں نے پیا توشہ دان بھر لئے تو پانی اتنے کا اتنا ہی تھا

جب رسول اکرم شفیع اعظم صلی اللہ علیہ وسلم لشکر لے کر مکہ مکرمہ کی

طرف روانہ ہوئے اور حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ کیا کنویں میں تھوڑا سا پانی تھا وہ ختم ہوگیا سیدنا جابر صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پانی کا صرف ایک پیالہ تھا سرکار نبی اکرم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا تو لشکر والے سرکار کی طرف متوجہ ہوکر عرض گزار ہوئے یارسول اللہ پانی صرف اتنا ہی ہے ہم کہاں سے وضو کریں اور کہاں سے پئیں یہ سن کر نبی رحمت ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس پیالے میں رکھ دیا تو پانی نے جوش مارنا شروع کردیا اور انگلیوں مبارکہ کے درمیان سے یوں پانی نکلنا شروع ہوا جیسے چشمے بہہ رہے ہیں حتیٰ کہ سب نے پانی پیا وضو کیا اونٹوں نے پانی پیا پانی ختم ہوتا ہی نہیں تھا یہ سن کر کسی نے حضرت جابر سے سوال کیا کہ تم لشکر والے کتنے تھے تو حضرت جابر نے فرمایا اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر تھے ہم صرف پندرہ سو۔

﴿بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف﴾

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

نوٹ

کچھ وہ لوگ فی قلوبھم مرض جن کے دلوں میں بغض ونفاق کی بیماری ہے وہ اہلسنت پر الزام لگاتے ہیں کہ تم نبی کی شان میں مبالغہ کرتے ہو تو ایسے لوگ بتائیں کہ سیدنا جابر صحابی کا یہ فرمان کہ اگر ہم لاکھ بھی ہوتے تو پانی ختم نہ ہوتا مگر تھے ہم پندرہ سو کیا یہ مبالغہ میں آئے گا یا نہیں وضاحت کریں یا توبہ کر کے نیاز مند بن کر جنت حاصل کریں۔

حدیث پاک ۱۰

سارے لشکر نے پانی پی لیا مگر ایک قطرہ بھی کم نہ ہوا

سیدنا عمران بن حصین صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ سفر میں تھے اور ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ راستہ میں ساتھیوں نے پیاس کی شکایت کی تو سرکار ٹھہر گئے پھر حیدر کرار مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ایک دوسرے صحابی سے فرمایا تم جاؤ اور فلاں جگہ تمہیں ایک عورت ملے گی جو کہ اونٹ پر دو مشکیزے پانی کے رکھے

جا رہی ہو گی ﴿سارا جہان نظر میں ہے﴾ اس عورت کو اونٹ سمیت یہاں لے آؤ وہ دونوں صحابی وہاں پہنچے تو دیکھا کہ واقعی عورت اونٹ پر دو مشکیزے رکھے جا رہی ہے اس کو دونوں حضرات نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اس عورت نے کہا کون رسول اللہ کیا وہ جو باپ دادا کے دین سے پھر گیا ہے فرمایا ہاں جس کو تو ایسا کہہ رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں حاصل کلام وہ دونوں اس عورت کو اونٹ سمیت لے آئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں مشکیزے اتار لو اور ایک برتن میں پانی ڈال دیا گیا اور پھر فرمایا ان مشکیزوں کے منہ کھول دو اور سب پانی پیو سب نے پانی پیا اور برتن بھی بھر لئے وہ عورت کھڑی دیکھ رہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے اس نے دیکھا کہ مشکیزے اسی طرح بھرے ہوئے ہیں بلکہ زیادہ پر نظر آ رہے ہیں پھر صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اس عورت کیلئے کچھ کھانے کی چیزیں اکٹھی کرو کپڑا بچھا دیا گیا اور اس میں اشیاء خوردنی ڈالتے گئے وہ کپڑا ابھر گیا وہ سب کچھ اس عورت کو دے کر فرمایا بی بی ہم نے تیرے پانی سے کچھ نہیں لیا بلکہ

ہمیں اللہ تعالیٰ نے پانی عطاء کیا ہے وہ عورت جب روانہ ہو کر اپنے اہل خانہ کے ہاں پہنچی تو انہوں نے دیر کی وجہ پوچھی اس عورت نے سارا ماجرا سنا دیا تو وہ لوگ سارے کے سارے حاضر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئے صحابی بن گئے۔ ﴿صحیح بخاری، الخصائص الکبریٰ، مشکوٰۃ شریف﴾

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۱۱

سارے لشکر نے سیراب ہو کر پانی پیا پانی ختم ہی نہیں ہوتا تھا

سیدنا ابو قتادہ صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رحمت کائنات ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے رات بھر چلتے رہے پھر آرام فرمایا پھر بیدار ہوئے تو میرے پاس جو وضو والا برتن تھا وہ سرکار نے منگایا وضو فرمایا ازاں بعد فرمایا اے ابو قتادہ اس کو سنبھال رکھو ایک وقت آنے والا ہے کہ اس کی ضرورت پڑے گی پھر سفر شروع کر دیا حتیٰ کہ دوپہر ہو گئی ساتھی بولے کہ

ہم تو پیاس کی وجہ سے ہلاک ہو رہے ہیں۔ سرکار تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا کوئی ہلاکت نہیں ہے فرمایا پیالہ لاؤ اور وضو والے برتن سے اس پیالے میں ڈالتے جاتے اور میں ﴿ابو قتادہ﴾ پانی پلاتا جاتا پھر سب نے اپنے اپنے برتن بھی بھرنے شروع کر دیئے تو سرکار ﷺ نے فرمایا جلدی نہ کرو اچھے طریقے سے برتن بھرو سب نے سیر ہو کر پی بھی لیا اور برتن بھی بھر لئے۔ ﴿الخصائص الکبریٰ﴾

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۱۲

تھوڑا سا حلوہ تین سو نے کھایا حلوہ پھر اتنا ہی تھا

سیدنا انس صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب تاجدار مدینہ ﷺ نے حضرت زینب کے ساتھ نکاح کیا تو میری والدہ ام سلیم نے کھجور پنیر اور گھی سے حلوہ تیار کیا اور اس کو ایک برتن میں ڈال کر مجھے فرمایا بیٹا انس یہ لے جا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر اور عرض کر

کہ یہ میری والدہ نے حاضر کیا ہے اور ساتھ ہی عرض کرتی تھی کہ یہ حقیر ساہدیہ قبول فرمائیں جب میں لے کر حاضر ہوا اور عرض پیش کی تو سرکار ﷺ نے فرمایا اسے رکھ دے اور فلاں فلاں صحابی کو دعوت دے نیز جو بھی راستہ میں ملے اسے بھی دعوت دو میں گیا جن حضرات کے نام لئے تھے انہیں دعوت دی اور جو بھی صحابی راستہ میں ملتا گیا میں دعوت دیتا گیا اور جب واپس آیا تو دیکھا کہ سارا گھر بھرا ہوا ہے راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت انس سے پوچھا کتنے صحابہ کرام تھے تو فرمایا تین سو کے قریب تھے پھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ پڑھا پھر دس دس کر کے بلاتے گئے اور کھلاتے گئے سب نے کھایا پیٹ بھر کر کھایا زاں بعد فرمایا اے انس اُٹھا اپنا حلوہ لے جا اور جب میں نے اُٹھایا تو میں نہیں جانتا تھا کہ پہلے زیادہ تھا یا اب زیادہ ہے۔ ﴿مشکوٰۃ شریف﴾

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۱۳

بکری آئی اور سارے لشکر کو دودھ پلا کر غائب ہوگئی

سیدنا نافع بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک سفر کے دوران نبی رحمت شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار صد ﴿۴۰۰﴾ ہمراہی تھے ایک جگہ پڑاؤ کیا جہاں پانی نہیں تھا جس کی وجہ سے ہمسفروں کو شاق گزرا تو اچانک وہاں ایک بکری آ گئی جس کے سینگ بڑے بڑے تھے اس بکری کو اس رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوہا اور دودھ لشکر کو پلایا جس سے سارا لشکر سیر ہو گیا پھر فرمایا اے نافع تو اس بکری کو سنبھال کر رکھ لیکن میں جانتا ہوں کہ تو اس کو سنبھال نہیں سکے گا میں نے ایک لکڑی گاڑ کر اس کے ساتھ اس بکری کو مضبوط کر کے باندھ دیا اور ہم سو گئے اور جب اُٹھے تو دیکھا کہ وہ بکری غائب ہے اور جب میں نے یہ ماجرا دربار رسالت میں عرض کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تو سنبھال نہیں سکے گا بس جس نے بھیجی تھی وہی لے گیا ہے۔ ﴿الخصائص الکبریٰ﴾

حدیث پاک ۱۴

یارسول اللہ آپ میری آنکھ واپس کر دیں

سیدنا قتادہ صحابی رضی اللہ عنہ احد کی جنگ میں شریک ہو کر کفار کے ساتھ لڑ رہے تھے ان کی نظر پڑی کہ پیچھے شاہ کونین کھڑے ہیں ﷺ یہ دیکھ کر حضرت قتادہ صحابی نے اپنا نظریہ بدل لیا پہلے تو کفار کے ساتھ تیر اندازی کر رہے تھے اب نظریہ یہ بنا لیا کہ کفار کا کوئی تیر میرے آقا کی طرف نہ جائے آخر کار ایک ناگہانی تیر آیا جو کہ حضرت قتادہ صحابی کی آنکھ میں لگا جس سے آنکھ نکل کر لٹک گئی جنگ ختم ہونے پر ساتھیوں نے مشورہ دیا کہ اے قتادہ آنکھ تو نکل گئی اور اب یہ پٹھے کے ساتھ آنکھ لٹک رہی ہے جس سے تجھے تکلیف ہوتی ہوگی لاؤ اسے کاٹ دیں یہ سن کر حضرت قتادہ نے فرمایا کیوں میں کیوں آنکھ کٹواؤں اور آنکھ کو پکڑے پکڑے اس ذات والا صفات کی خدمت میں حاضر ہو گئے جن کو اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے سارے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور عرض گذار ہوئے یارسول اللہ ساتھی کہتے ہیں آنکھ کا پٹھہ جس کے ساتھ

لٹک رہی ہے کٹوا دے یا رسول اللہ مجھے گھر میں بیوی کے ساتھ محبت ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں اعور ﴿کانا﴾ کہلواؤں لہٰذا آپ مجھے آنکھ عطا کر دیں رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا اے قتادہ اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے یہ سن کر عرض کیا ان الجنة لجزاء جزیل وعطاء جلیل. بیشک جنت بہت ہی بڑی جزا اور عطا ہے ﴿وہ تو سرکار کے صدقے سے مل ہی جائے گی میں تو آنکھ لینے آیا ہوں﴾ آپ مجھے میری آنکھ واپس کر دیں اور جنت کے لئے دعاء فرما دیں سرکار نے فرمایا اے قتادہ قریب آ وہ آیا تو باعث ایجاد عالم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ پکڑ کر اس کی جگہ میں رکھ کر عرض کیا یا اللہ یہ قتادہ اپنے چہرے کے ساتھ تیرے نبی کا چہرہ بچا تا رہا ہے لہٰذا اس کی آنکھ درست کر دے سرکار نے ہاتھ مبارک اٹھایا تو وہ بالکل ٹھیک تھی نہ درد، نہ لوشن، نہ انجکشن بلکہ وکانت احسن عینیه. وہ آنکھ دوسری آنکھ سے خوبصورت ہوگئی وکانت لا ترمد اذا رمدت الاخری. دوسری آنکھ میں کبھی سرخی کبھی پانی کبھی کچھ لیکن وہ آنکھ جس کو رحمت والے نبی کا رحمت والا

ہاتھ مبارک لگا اسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ ﴿دلائل النبوۃ، مدارج النبوۃ
سیرت حلبیہ، مجمع الزوائد، الخصائص الکبریٰ﴾

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۱۵

ٹہنی تلوار بن گئی

حضرت عکاشہ فرماتے ہیں دوران جنگ میری تلوار ٹوٹ گئی تو مجھے مالک کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لکڑی پکڑا دی میں نے دیکھا وہ تلوار بن گئی ہے میں اسی کے ساتھ مشرکوں کو قتل کرتا رہا۔

حدیث پاک ۱۶

یوں ہی سیدنا عبداللہ بن جحش صحابی رضی اللہ عنہ کی جنگ احد میں تلوار ٹوٹ گئی وہ فرماتے ہیں جب میں نے عرض کیا تو رحمت والے نبی ﷺ نے مجھے ایک کھجور کی ٹہنی پکڑا دی دیکھا تو وہ تلوار بنی ہوئی ہے۔ ﴿الخصائص الکبریٰ، البدایہ والنہایہ، حجۃ اللہ علے العالمین﴾

حدیث پاک ۱۷

چادر مبارک میں کچھ ڈال کر فرمایا اسے سینے کے ساتھ لگاؤ تو سب کچھ یاد ہو گیا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں جو کچھ سنتا ہوں وہ بھول جاتا ہے یہ سن کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ اپنی اوپر والی چادر پھیلا دو انہوں نے چادر پھیلائی تو اس ذات والا صفات نے اس چادر میں دونوں مبارک ہاتھوں سے کچھ ڈال دیا ﴿وہی کچھ ڈال دیا جو ہمیں نظر نہیں آتا﴾ اور فرمایا اسے اُٹھاؤ اور سینے کے ساتھ لگاؤ میں نے لگا لیا تو کبھی کوئی بات نہ بھولتی تھی بلکہ پچھلی بھولی باتیں بھی یاد ہو گئیں۔

﴿صحیح بخاری، حجۃ اللہ علے العالمین﴾

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

الـلهـم صـل وسلم و بارک علـے الـذی ارسلته

رحمة للعالمین وعلے اله و اصحابه اجمعین ۔

حدیث پاک ۱۸

صحابی کے جسم پر دست مبارک پھیرنے سے ایسی خوشبو مہکی کہ تازندگی خوشبولگانے کی ضرورت ہی نہ پڑی

سیدنا عتبہ بن فرقد سلمی رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں اور وہ ایک دوسری سے بڑھ چڑھ کر خوشبو لگاتیں مگر جب خاوند گھر آجاتا تو اسی کی خوشبو غالب رہتی کسی دوسری خوشبو کا پتہ ہی نہ چلتا بلکہ جس راستے چلتے سارا راستہ خوشبو سے معطر ہو جاتا ایک دن وہ اکٹھی ہو کر خاوند کے پاس بیٹھ گئیں اور پوچھا کہ وجہ کیا ہے ہم نے آپ کو کبھی خوشبو خریدتے نہیں دیکھا کبھی خوشبو لگاتے نہیں دیکھا مگر جب آپ گھر تشریف لاتے ہیں تو ساری خوشبوئیں مات ہو جاتی ہیں یہ سن کر

صحابی نے فرمایا ایک وقت مجھے پھنسیاں نکل آئی تھیں میں نے رحمت والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو فرمایا کُرتا اُتار کر بیٹھ جا پھر سرکار نے میرے جسم پر دست مبارک پھیر دیا پھنسیاں اُسی وقت ختم ہو گئیں اور اُس دن سے خوشبو مہک رہی ہے۔

﴿مدارج النبوۃ، الخصائص الکبریٰ، مواہب لدنیہ﴾

کونین ادھر ہو جاتی ہے جس سمت اشارے ہوتے ہیں

حدیث پاک ۱۹

کٹا ہوا بازو آب دہن مبارک لگانے سے جسم کے ساتھ جڑ گیا

سیدنا خبیب بن یساف نے روایت کی ہے کہ میں ایک جنگ میں شریک ہوا اور دوران جنگ کسی نے میرے بازو پر حملہ کر دیا جس کی وجہ سے میرا بازو جسم کے ساتھ لٹک گیا میں اس بازو کو پکڑ کر اس ذات گرامی قدر کی خدمت میں حاضر ہو گیا جن کو اللہ تعالیٰ نے سارے

جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے یہ دیکھ کر اس رحمت کائنات باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آب دہن مبارک لگا کر میرا بازو میرے کندھے کے ساتھ جوڑ دیا تو میں اسی وقت بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اور پھر میں نے اسی بازو کے ساتھ اسی دشمن کو قتل کر دیا جس نے میرا بازو کاٹا تھا۔ ﴿خصائص کبریٰ، حجۃ اللہ علے العالمین، شفا شریف﴾

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

حدیث پاک ۲۰

بچے کا جھلسا ہوا جسم آب دہن مبارک لگانے سے اسی وقت ٹھیک ہو گیا

حضرت محمد بن حاطب اپنی والدہ ماجدہ ام جمیل رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میری والدہ نے بتایا کہ ہم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے ملک حبشہ گئے پھر وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میں نے وہاں کھانا پکایا ہنڈیا چولہے پر ابل رہی تھی اور ایندھن کم

ہو گیا میں لکڑیاں لینے گئی تو تو نے جبکہ تو بچہ ہی تھا ہنڈیا کو ہاتھ سے پکڑ کر کھینچا تو ہنڈیا الٹ کر تیرے اوپر گر گئی اور تیرا جسم جھلس گیا اور تیرا بازو الگ ہو گیا میں واپس آئی تو تیری حالت دیکھ کر تجھے فوراً اُٹھایا اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی سرکار ﷺ نے اس بازو پر آب دہن مبارک لگا کر تیرے جسم کے ساتھ جوڑ دیا تو اسی وقت بالکل تندرست اور ٹھیک ہو گیا **فما قمت بک من عنده حتی برأت یدک** . میں اُٹھی تو تو بالکل ٹھیک تھا۔

﴿زرقانی علے المواہب، حجۃ اللہ علے العالمین، خصائص کبریٰ﴾

کونین ادھر ہو جاتی ہے جس طرف اشارے ہوتے ہیں

حدیث پاک ۲۱

ٹوٹی ٹانگ پر ہاتھ مبارک پھیرا تو وہ اسی وقت ٹھیک ہو گئی جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا

سیدنا عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور ساتھیوں

نے پگڑی کے ساتھ باندھ دی اور ان کو اُٹھا کر دربار رسالت میں حاضر ہو گئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹانگ پر رحمت والا ہاتھ پھیرا تو وہ اسی وقت ٹھیک ہوگئی جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا:

فمسحها فكانما لم اشتمكها قط. یعنی دست مبارک پھیرا تو وہ یوں ٹھیک ہوگئی جیسے اس ٹانگ کو کچھ ہوا ہی نہیں۔

﴿مشکوۃ شریف، صحیح بخاری، حجۃ اللہ علے العالمین﴾

کونین ادھر ہو جاتی ہے جس طرف اشارے ہوتے ہیں

اپیل

میری ان مسلمانوں کی خدمت میں اپیل ہے جو کہ بات بات پر فوراً کہہ دیتے ہیں جی کچھ بھی ہو آخر ہیں تو بشر ہی نا خدارا ذرا سوچیں غور کریں کہ وہ بکری جس نے ابھی دودھ دیا ہی نہیں اس کے پستانوں میں اتنا دودھ کہاں سے آگیا کہ گاگریں بھر گئیں۔ پھر غور کریں کہ پیالے میں ہاتھ مبارک رکھ دینے سے وہ جو انگلیوں سے چشمے جاری ہوئے وہ کہاں سے آرہے تھے۔ پھر سیدنا قتادہ صحابی کی لٹکی ہوئی آنکھ

بغیر کسی دوادارو کے بغیر کسی انجکشن اور لوشن کے اسی وقت ٹھیک ہو گئی اور پھر سیدنا جابر صحابی رضی اللہ عنہ کے سارے قرضے اتر جانے کے باوجود ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی اور حضرت محمد حاطب کا جھلسا ہوا جسم بغیر کسی دوادارو کے اسی وقت ٹھیک ہو گیا پھر دو کا کھانا ایک سو اسی افراد کو کفایت کر گیا پھر چشمے کا صرف نام بدلنے سے حقیقت ہی بدل گئی وہ کیسے ہو گیا پھر وہ سینگوں والی بکری جو کہ چار سو کو دودھ پلا کر غائب ہو گئی وہ کہاں سے آئی تھی۔ اللہ تعالیٰ مان لینے کی توفیق عطا کرے۔

نیز میری ان مسلمانوں بھائیوں سے اپیل ہے جو کہ دینی درسگاہوں سے پڑھ کر ساری زندگی حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ کی شان رفیع میں توہین و تنقیص کرتے رہتے ہیں۔ جیسے کہ ماہنامہ السعید جو کہ ملتان شریف سے شائع ہوتا ہے اس کے شمارہ ماہ فروری ۱۹۹۸ء میں سید غلام جیلانی شاہ صاحب کا واقعہ درج ہے اور وہ واقعہ کتاب مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفحہ ۲۶ پر بھی ہے۔

ہاں اگر قسمت اچھی ہو تو انسان سمجھ جاتا ہے۔ چنانچہ مجھے کسی معتبر

آدمی نے واقعہ سنایا کہ میانوالی میں دو علماء تھے ایک سنی صحیح العقیدہ اور دوسرا دوسرے عقیدے کا۔ان دونوں میں عقائد پر چپقلش چلتی رہتی تھی ایک وقت آیا کہ دونوں کے درمیان مناظرہ شروع ہو گیا جو کہ کئی دن تک چلتا رہا۔ایک دن جبکہ مناظرہ کیلیئے دونوں علماء اپنی اپنی سٹیج پر آئے تو سنی عالم دین کھڑے ہوئے اور کہا لوگو دیکھو ہار جیت نا معلوم کس کے حصہ میں ہے لیکن قسمت دیکھو میں دن بھر مناظرہ کرتا ہوں اور رات بھر کتابوں کی ورق گردانی کرتا ہوں اور تلاش کرتا ہوں کہ کہیں سے مجھے یہ حوالہ مل جائے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو فلاں چیز کا بھی علم تھا فلاں چیز کا بھی اختیار تھا۔ میں سرکار کے کمالات تلاش کرتا ہوں اور یقیناً میرا مدمقابل بھی رات سوتا نہیں ہوگا۔وہ بھی کتابوں کی ورق گردانی کرتا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات میں عیب تلاش کرتا ہوگا۔کہ نبی کو فلاں چیز کا علم نہیں تھا فلاں چیز کا اختیار نہیں تھا۔تو غور کریں کہ قسمت کس کی اچھی ہے یہ بات دوسرے مناظر نے سنی تو کان کھڑے ہو گئے اور قسمت جاگ اٹھی کہ ہمارے جیسا

بدقسمت اور بد بخت کون ہوسکتا ہے۔ میں عیب تلاش کرتا رہا۔ لہٰذا میری توبہ اور اس نے تائب ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور مناظرہ بھی ختم ہوگیا۔

لہٰذا میری بھی ایسے حضرات کی خدمت میں اپیل ہے کہ خدارا سوچیں کیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی شان میں عیب تلاش کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ خدارا ایسا نہ کریں ورنہ قبر میں جا کر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

میرے عزیز وہ تو وہ حبیب یکتا ہیں کہ ان کی عظمت کے سامنے بڑے بڑے عظمتوں اور تاجوں والوں کی کچھ حیثیت نہیں۔

واقعہ

ایک دن حضرت جبریل علیہ السلام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آج ایک عجیب واقعہ دیکھا ہے۔ سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبریل وہ واقعہ سناؤ۔ عرض کیا حضور مجھے کوہ قاف پر جانے کا اتفاق ہوا تو میں نے

وہاں آہ وفغاں چیخ وپکار کی آوازیں سنیں تو میں حیران ہوا کہ یہ کون رو رہا ہے۔ یہ کون چیخ رہا ہے۔ پھر میں ادھر کو گیا جدھر سے چیخوں کی آواز آرہی تھی وہاں دیکھا کہ ایک فرشتہ جس کے بال وپر جلے ہوئے تھے اور وہ چیخ چیخ کر رو رہا ہے۔ میں نے غور سے دیکھا تو اسے پہچان لیا کہ یہ وہ فرشتہ ہے جو کہ آسمانوں پر ایک نوری تخت پر براجمان تھا اور اس کے گرداگرد ستر ہزار نوری فرشتے دست بستہ کھڑے رہتے تھے اور جب وہ سانس لیتا تو اللہ تعالیٰ اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہوا کہ اسے کیا ہوا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ اے فرشتے تجھے کیا ہوا ہے اس نے بتایا کہ میں اپنے نوری تخت پر بیٹھا تھا اور معراج کی رات نبی اکرم سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں بیٹھا رہا مجھ سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم نہ ہو سکی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو اوپر تشریف لے گئے اور میری شامت آگئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے فرشتے تو نے میرے حبیب کی کیوں تعظیم نہیں کی تو کس گنتی شمار میں ہے اُٹھ یہاں سے دفع ہو جا۔ اسی وقت میرے

بال و پر جل گئے اور میں اس ذلت میں گرا ہوں بہت معافیاں مانگتا ہوں لیکن کچھ شنوائی نہیں ہے۔ پھر اس فرشتہ نے کہا اے جبریل آپ ہی کچھ کریں اور مجھے معافی لے دیں یا رسول اللہ پھر میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل اس فرشتے کو کہو کہ اگر وہ معافی چاہتا ہے تو وہ میرے حبیب پر درود شریف پڑھے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر جب میں نے اُس فرشتے کو پیغام دیا تو وہ سنتے ہی درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس کے بال و پر نکل آئے اور وہ پرواز کر کے اپنے تخت پر جا بیٹھا۔ ﴿معارج النبوۃ﴾

تنبیہ

اے میرے مسلمان بھائی! اندازہ کر کہ حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ کی شان کتنی رفیع اور عظیم ہے۔

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ مے آید جنید و بایزید اینجا

سوال

کون بے ادبی کرتا ہے؟ ہم نے تو کوئی بے ادبی کرتے نہیں دیکھا۔

جواب

آپ کے اُستاد یا والد گرامی جو کہ عالم فاضل ہوں اُن کے متعلق کوئی یوں کہہ دے کہ ہیں تو بڑے عالم مگر فلاں مسئلہ کا اُسے علم نہیں تو بتائیے کہ آپ کے والد صاحب کی عزت افزائی ہوئی یا بے ادبی ہوئی۔ یوں ہی آپ کے والد صاحب گورنر یا کمشنر مقرر ہوں کوئی کہہ دے ہیں تو وہ گورنر مگر کچھ نہیں کر سکتے۔ تو بتائیے کہ عزت افزائی ہوئی یا بے ادبی۔ یوں ہی کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہیں تو اللہ کے رسول مگر اُن کو کوئی اختیار نہیں یا کہے کہ اُن کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا تو اگر آپ کے دل میں محبت اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو آپ کا دل گواہی دے گا کہ یہ سخت بے ادبی ہے لیکن اگر آپ کے دل میں عشق و محبت کی بجائے کچھ اور ہو تو پھر آپ کو کوئی بے ادبی محسوس نہ ہوگی۔

لہذا اے میرے عزیز اپنے دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کر تو پھر تجھے روز روشن کی طرح معلوم ہو جائے گا کہ کون با ادب ہے اور کون بے ادب ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے ادبی سے بچائے رکھے۔

وما ذالک علے اللہ بعزیز

ابو سعید محمد امین غفرلہٗ

محمد پورہ فیصل آباد شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں نے یہ چھوٹی سی کتاب بنام

''دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں''

اول سے آخر پڑھی دل باغ باغ ہوا یہ کتاب تو عشق مصطفےٰ ﷺ کا ٹھاٹھیں مارتا دریا ہے میری مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اپیل ہے کہ ہر ہفتہ یا کم از کم ہر مہینہ ایک بار انہماک سے پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ خراماں خراماں جنت پہنچ جائیں گے اور یہ میری تحریر لفاظی ہی نہ سمجھیں۔ بلکہ کر کے دیکھیں کتاب پڑھنے سے پہلے جائزہ لیں کہ دل میں رحمت کائنات ﷺ کی کتنی عظمت اور محبت ہے پھر اس کتاب کو اول تا آخر انہماک سے پڑھیں۔ پھر جائزہ لیں کہ دل میں حبیب خدا سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومحبت میں اضافہ ہوا ہے یا نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دل گواہی دے گا کہ دل عشق رسول ﷺ سے باغ باغ ہوا ہے۔ اور یہی اسلام کی روح ہے جو کہ کھینچ کر جنت لے جائے گی۔

نیز میری ان حضرات سے بھی گزارش ہے جو کہ ہمہ وقت اسی تگ ودو میں گزارتے ہیں کہ اللہ ہی مشکل کشا، حاجت روا ہے اللہ کے سوا کوئی حاجت روا، مشکل کشا نہیں ہوسکتا۔ وہ سوچ کر بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس

ذات والا صفات کو رحمۃ للعالمین کی قرآن مجید میں سند دے کر رحم کنندہ مشکل کشا بنا کر بھیجا ہے۔جنہوں نے ان گنت اور بے شمار لوگوں کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کی ہے جنہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ بغیر کسی دارو، بغیر کسی لوشن، بغیر انجکشن کے آن کی آن میں ٹھیک کر دی۔ کیا انہوں نے مشکل کشائی کی یا نہیں ۔ پھر سیدنا عبداللہ بن عتیک کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کو دست مبارک پھیر کر اسی وقت ٹھیک کر دیا۔

کیا مشکل کشائی کی یا نہیں کی۔ پھر ام جمیل کے جھلسے ہوئے بیٹے کو آناً فاناً آب دہن مبارک لگا کر ٹھیک کر دیا۔ کیا مشکل کشائی کی یا نہیں۔ پھر صحابی کے کٹے ہوئے بازو کو فوراً جوڑ کو درست کر دیا مشکل کشائی کی یا نہیں۔

الحاصل رحمت کا ئنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مشکل کشائی کے متعلق واقعات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔

پڑھ کر دیکھیں البرہان ۔لہٰذا ایسے حضرات سے اپیل ہے کہ خدارا انکار کر کے دوزخ نہ خریدیں بلکہ ایسے ایمان افروز واقعات کو دھوم دھام سے بیان کر کے رب تعالیٰ سے جنت حاصل کریں۔ وما علینا الا البلاغ

دعاء گو

محمد حبیب امجد رحمانیہ ٹاؤن فیصل آباد

اعلان

مندرجہ ذیل کتب:

حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آب کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظرِ بد	دو جہاں کی نعمتیں
عذابِ الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی	صراطِ مستقیم	
اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمت نامِ مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام	سنت مصطفیٰ ﷺ	
حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلاد سید المرسلین ﷺ	شانِ محبوبی کے پھول	

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروائیے www.tablighulislam.com

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچا دیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آب کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

ناشر
تحریکِ تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل
سیکنڈ فلور بی، سی ٹاور 54
جناح کالونی فیصل آباد
فون: +92-41-2602292
www.tablighulislam.com
ISBN 978-969-7562-27-5
AHMAD GRAPHICS